Digitized by Khilafat Library Rabwah

-5. JAN. 1972

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۹۱ھ | ۶ صلح ۱۳۵۱ہش | ۶ دسمبر ۱۹۷۲ء | نمبر ۵

-5. JAN. 1972

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۵ صلح - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۴ صلح کی رپورٹ مظہر ہے کہ:-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہر لحظہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ - ۵ صلح - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی رپورٹ مظہر ہے کہ:-

گلے میں سخت درد ہے۔ سینے اور پسلیوں میں بھی درد محسوس ہوتا ہے جس کی وجہ سے طبیعت بہت خراب ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

میرے داماد عزیزم میجر مجتبیٰ صاحب مشرقی پاکستان میں مقیم تھے۔ تمام احمدی بھائی بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی حفاظت میں رکھے اور خیریت سے واپس لائے۔

(بیگم جنرل نذیر احمد صاحب مرحوم)

داخلہ ایم، اے عربی

تعلیم الاسلام کالج ربوہ

کالج میں ایم۔اے عربی میں داخلہ مؤرخہ ۹ جنوری ۱۹۷۲ء بروز ہفتہ شروع ہوگا۔ اور صرف ۵ پانچ دن جاری رہے گا۔

داخل ہونے والے طلبہ و طالبات فوری توجہ کریں۔

(پرنسپل)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محض بیعت کر لینا انسان کے کام نہیں آسکتا جب تک کہ اعمال صالح بھی ساتھ نہ ہوں

کوشش کرو کہ نیک اور متقی بن جاؤ اور تمہارے اعمال میں ذرّہ بھر فساد نہ رہے

تین اشخاص نے حضور اقدس کے ہاتھ پر بیعت کی۔ بعد بیعت حضورؑ نے مبایعین سے مخاطب ہو کر فرمایا:-

"آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہیئے کہ یہ سلسلہ حق ہے۔ اتنا ماننے سے ... اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہوتا جبتک اچھے عمل نہ ہوں۔ کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے تو نیک بنو۔ متقی بنو۔ ہر ایک بدی سے بچو۔ اپنا وقت دعاؤں میں گذارو۔ رات دن تضرّع میں لگے رہو۔ جب ابتلا کا وقت ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ کا غضب بھی بھڑکا ہوا ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں دعا، تضرّع، صدقہ و خیرات کرو۔ زبانوں کو نرم رکھو۔ استغفار کو اپنا معمول بناؤ۔ نمازوں میں دعائیں کرو۔ مثل مشہور ہے کہ منّتیں کرتا ہوا کوئی نہیں مرتا۔ نرا ماننا انسان کے کام نہیں آتا۔ اگر انسان مان کر پھر اسے پس پشت ڈال دے تو اُسے فائدہ نہیں ہوتا۔ پھر اس کے بعد یہ شکایت کرنی کہ بیعت سے فائدہ نہیں ہوتا، بے سود ہے۔ خدا تعالیٰ صرف قول سے راضی نہیں ہوتا۔

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی رکھا ہے۔ عمل صالح اُسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرّہ بھر فساد نہ ہو۔ یاد رکھو کہ انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہیں۔ وہ کیا ہیں۔ ریا کاری (کہ جب انسان دکھاوے کے لئے ایک عمل کرتا ہے) عُجب (کہ وہ عمل کر کے اپنے نفس میں خوش ہوتا ہے) اور قسم قسم کی بدکاریاں اور گناہ جو اُس سے صادر ہوتے ہیں، اُن سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔ عمل صالح وہ ہے جس میں ظلم، عُجب، ریا، تکبّر اور حقوق انسانی کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو۔ جیسے آخرت میں انسان عمل صالح سے بچتا ہے ویسے ہی دنیا میں بھی بچتا ہے۔ اگر ایک آدمی بھی گھر بھر میں عمل صالح والا ہو تو سب گھر بچا رہتا ہے۔ سمجھ لو کہ جبتک تم میں عمل صالح نہ ہو، صرف ماننا فائدہ نہیں کرتا۔ ایک طبیب نسخہ لکھ کر دیتا ہے تو اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے وہ لیکر اسے پیوے، اگر وہ ان دواؤں کو استعمال نہ کرے اور نسخہ لیکر رکھ چھوڑے تو اُسے کیا فائدہ ہوگا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۷۴، ۲۷۵)

خدا تعالیٰ کی حفاظت حاصل کرنے کا طریق

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:-

"ہر مومن کا یہی حال ہے۔ اگر وہ اخلاص اور وفاداری سے اُس کا ہو جاتا ہے، تو خدا تعالیٰ اُس کا ولی بن جاتا ہے۔ جب خالص خدا ہی کا ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اُس کی حفاظت کرتا ہے۔ ...... خدا کے لئے خاص ہونا یہی ہے کہ نفس بالکل چکنا چور ہو کر اس کا کوئی ریزہ باقی نہ رہ جائے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۷)

اپنے نفس کو بالکل مار کر خالصتاً خدا ہی کے ہو جائیں اور اسی کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کر دیں۔ تا اس کی محبت اور پیار کو حاصل کر کے اس کی حفاظت میں آجائیں۔

(ناظر بیت المال آمد)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ صلح ۱۳۵۱ ھش

ثباتِ قدم اور اس کی عظیم الشان برکات

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ ہم اپنے رسولوں اور ان پر ایمان لانے والوں کی ضرور مدد کرتے ہیں اور انہیں اپنی تائید و نصرت سے نواز کر کامیابیاں عطا کرتے ہیں۔ جیساکہ فرمایا اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۝ (المومن آیت ۵۲) یعنی ہم نے اپنے رسولوں اور انپر ایمان لانیوالوں کی اس دُنیا میں بھی ضرور مدد کرینگے اور اُس دن بھی جبکہ گواہ کھڑے ہونگے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ایک اور مقام پر یہ بھی فرمایا ہے کہ ہم مومنوں کی کیوں مدد نہ کریں جبکہ ہم نے مومنوں کی مدد کرنا اور انہیں کامیابی سے نوازنا اپنے پر فرض کر رکھا ہے چنانچہ فرمایا۔

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (الروم آیت ۴۸)

جہاں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یقین دلایا کہ وہ ضرور ان کو اپنی تائید و نصرت اور کامیابیوں سے نوازے گا وہاں ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ یہ وعدہ محض زبان سے ایمان کا دعویٰ کرنے والوں سے نہیں ہے بلکہ ان حقیقی مومنوں کے ساتھ ہے جو اپنے عمل سے اپنے مومن ہونے کا ثبوت دینے والے ہوں اس لئے ہم کبھی کبھی عارضی دُکھ اور تکلیف وارد کرکے یا انہیں عارضی ناکامیوں سے دوچار کرکے آزمائیں گے کہ وہ اپنے دعوئ ایمان میں سچے ہیں یا نہیں۔ جو لوگ دُکھ، تکلیف اور ناکامی کے اوقات میں بھی اپنے ایمان پر قائم رہیں گے اور خدا تعالیٰ سے بے وفائی نہیں کریں گے بلکہ اُس وقت بھی نصرت کے وعدوں پر دل سے یقین رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احکام پر دل و جان سے عمل پیرا رہیں گے اور تعلق باللہ میں ترقی کرتے چلے جائیں گے، تائید و نصرت اور کامیابی کے وعدے ان کے حق میں ضرور پورے ہوں گے۔ ان کی عارضی تکالیف اور مصائب اور ناکامیاں دُور کی جائیں گی اور بالآخر حقیقی اور ہمیشہ قائم رہنے والی کامیابی انہیں مل کر رہے گی۔ اسی لئے فرمایا:-

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ۝ (العنکبوت آیات ۳ و ۴)

کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ان کا یہ کہہ دینا کہ ہم ایمان لے آئے ہیں (کافی ہوگا) اور وہ چھوڑ دئے جائیں گے اور ان کو آزمایا نہ جائے گا حالانکہ جو لوگ ان سے پہلے گزر چکے ہیں ان کو ہم نے آزمایا تھا (اور اب بھی وہ ایسا ہی کرے گا) سو اللہ ظاہر کر دے گا ان کو بھی جنہوں نے سچ بولا اور ان کو بھی جنہوں نے جھوٹ بولا۔

یہی نہیں اللہ تعالےٰ نے ایسے لوگوں کا علیحدہ بھی ذکر کیا ہے جو عارضی تکلیفیں اور آزمائشیں آنے پر خدا سے مُنہ موڑ لیتے ہیں اور بتایا ہے کہ یہ لوگ گھاٹا پانے والوں میں سے ہیں، اُن حتمی اور یقینی کامیابیوں اور کامرانیوں میں ان کا کوئی حصّہ نہیں ہوتا جو بالآخر حقیقی مومنوں کو ملنی مقدر ہوتی ہیں۔ چنانچہ فرمایا:-

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ِۨاطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ِۨانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝ (الحج آیت ۱۲)

اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو اللہ کی عبادت صرف بددلی سے کرتے ہیں۔ پس اگر ان کو کوئی فائدہ پہنچ جائے تو وہ اس عبادت پر خوش ہو جاتے ہیں۔ اور اگر انہیں کوئی تکلیف پہنچ جائے تو اپنے مُنہ کے سیدھا لوٹ جاتے ہیں۔ وہ دُنیا میں بھی گھاٹے میں پڑ جاتے ہیں اور آخرت میں بھی، اور یہی کُھلا کُھلا گھاٹا ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ مومنوں کی نصرت کا خدائی وعدہ اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ وہ خدا کے نزدیک اپنے دعوئ ایمان میں سچّے ہوں۔ اور اُن کے دعوئ ایمان میں سچّے ہونے کا ثبوت یہ ہوگا کہ وہ عارضی ابتلاؤں میں ثابت قدم رہیں یعنی خدا تعالےٰ سے اپنا تعلق نہ توڑیں۔ اس سے صاف عیاں ہے کہ مومن اگر خدائی نصرت کے مورد بن کر حقیقی کامیابی سے ہمکنار ہونا چاہتے ہیں اور فتح اور غلبہ کے متمنّی ہیں تو اُن کے لئے ضروری ہے کہ وہ عُسر اور یُسر، کامیابی اور عارضی ناکامی ہر حالت میں اپنے ثباتِ قدم اور تعلق باللہ کا ثبوت دیتے چلے جائیں اور اس بات پر پُختہ یقین رکھیں کہ خدائی وعدے ضرور پورے ہوں گے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ بالآخر کامیابی، فتح اور غلبہ مومنوں کو نہ ملے۔ اسی لئے سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سُورۃ الحج کی آیت ۱۲ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"انسان کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اپنے ایمان کا جائزہ لیتا رہے اور دیکھتا رہے کہ اُس کا خدا تعالیٰ سے کیسا تعلق ہے اور آیا عُسر اور یُسر دونوں حالتوں میں وہ وفاداری کے ساتھ اپنے عہد پر قائم ہے یا نہیں۔ اگر انعام کے وقت وُہ خدا تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے اور مصیبت کے وقت یہ کہنا شروع کر دیتا ہے کہ خدا نے پہلے مجھ پر کونسا احسان کیا تھا جو یہ مصیبت بھی بھیج دی، تو صاف پتہ لگ جاتا ہے کہ اُس کا ایمان محض دھوکا تھا۔ کامل الایمان وُہی شخص کہلا سکتا ہے جو ہر مصیبت اور ابتلاء میں ثابت قدم رہتا ہے بلکہ مصائب کے آنے پر وُہ اللہ تعالےٰ کے حضور اَور زیادہ جُھک جاتا ہے اور اپنے اندر پہلے سے بھی زیادہ عجز اور انکساری پیدا کرتا ہے۔" (تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ ۱۷)

آج ہم اہلِ پاکستان کو قومی سطح پر ایک عارضی ناکامی اور ہزیمت سے جو دوچار ہونا پڑا ہے اس میں ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور اور زیادہ جُھکیں اور اپنے اندر پہلے سے بھی زیادہ عجز اور انکساری پیدا کرکے اُس سے اُس کی تائید و نصرت طلب کرتے رہیں۔ اگر ہم اپنے عہد پر قائم رہتے ہوئے ثباتِ قدم کے ذریعہ اپنے مومن ہونے کا ثبوت دیتے چلے گئے تو پھر ہمارا اپنے مقصد میں کامیاب اور فتحیاب ہونا یقینی ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خدا تعالےٰ ہمیں اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نواز کر ہمیں غلبہ عطا نہ فرمائے۔ غالب بہرحال ہم ہی رہیں گے اگر ہم مومن ہیں۔

اِک نئی جان آگئی ہے جان میں

ہے دمِ عیسٰی مرے ایمان میں
اِک نئی جان آگئی ہے جان میں

خود خُدا ہوتا ہے اُس کا ناخُدا
نُوح کی کشتی ہو جب طُوفان میں

فلسفہ ہے شکّ و تخمین و قیاس
حق ہے پر "لاریب فیہ" قرآن میں

اب نہیں باقی رہا اُس کا وجود
گُھس گیا شیطان آپ انسان میں

ثاقب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شرفِ انسانیت اور احترامِ آدمیت

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

مکرم محمد اجمل صاحب شاہد

حال ہی میں مشرقی پاکستان میں موجودہ انقلاب کے بعد مسلمانوں کی باہمی قتل و غارت اور ظلم و تشدد کی جو تفصیلات معلوم ہو رہی ہیں وہ اس قدر ہولناک اور خطرناک ہیں کہ یقیناً انسان لرزہ براندام ہو جاتا ہے اور اس کے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں صرف مشرقی پاکستان پر ہی کیا موقوف ہے دنیا کے مختلف حصوں میں ہمیشہ ہی انسانی خون کی ارزانی اور قتل و فساد کا بازار گرم رہتا ہے۔ موجودہ زمانہ انسانی زندگی کے خطرات اور بھی بڑھ گئے ہیں۔ گویا تہذیب و تمدن کے عروج اور سائنسی ترقی نے خود نسل انسانی کو معرضِ خطر میں ڈال دیا ہے اور چشم زدن میں اس کے لئے ہیروشیما اور ناگاساکی سے کہیں بڑھ کر حالات پیدا کئے جا سکتے ہیں گویا دنیا اس وقت کنتم علیٰ شفا حفرۃ من النار یعنی بالکل تباہی و بربادی کے کنارے پر کھڑے ہونے کا نظارہ پیش کر رہی ہے

اس عالمی صورت حال سے قطع نظر عالم اسلام میں خود مسلمانوں کی باہمی قتل و غارت کے واقعات سب سے افسوسناک ہیں کیونکہ اسلام وہ واحد مذہب ہے کہ جس نے دنیا کو شرف انسانیت اور احترام آدمیت کی واضح تعلیم دی ہے اور ناحق طور پر انسانی خون کو بہت بڑا جرم اور گناہ قرار دیا ہے۔ اور نسل انسانی کو بلا لحاظ رنگ و نسل اور مذہب و ملت باقی تمام مخلوقات سے اعلیٰ اور افضل قرار دیا گیا ہے فرمایا ہے

ولقد کرمنا بنی آدم
وحملنٰھم فی البر والبحر
ورزقنٰھم من الطیبٰت
وفضلنٰھم علیٰ کثیر
ممن خلقنا تفضیلا
(بنی اسرائیل ع ۷)

یعنی ہم نے بنی آدم کو بہت شرف بخشا اور ان کے لئے خشکی اور تری میں سواری کا سامان پیدا کیا ہے اور انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا ہے اور جو مخلوق ہم نے پیدا کی ہے۔ اس میں سے کثیر حصہ پر ہم نے انہیں بڑی فضیلت دی ہے۔

اس لحاظ سے قرآن مجید میں انسان کو مسجود ملائکہ اور مقصود کل کائنات قرار دیا گیا ہے پھر انسان ہی وہ نوع ہے کہ جس سے صفات الٰہیہ کا ظہور بدرجہ اتم ہوتا ہے اسی بنا پر شریعت حقہ میں اس کے شرف و منزلت اور تحفظ کا ذکر بڑی صراحت سے کیا گیا ہے اور ناحق طور پر اس کے قتل کو گناہ عظیم قرار دیا گیا ہے بلکہ ایک انسان کو خود بھی اس امر کا حق نہیں دیا گیا کہ وہ اپنی جان کو ضائع کر دے۔ فرمایا

لا تلقوا بایدیکم
الی التھلکۃ

یعنی اپنے آپ کو ہلاکت کے منہ میں مت ڈالو۔

اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خودکشی کو حرام اور جہنمی موت قرار دیا ہے

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے بڑی وضاحت سے اس امر کو بیان فرمایا ہے کہ جو شخص ناحق طور پر کسی نفس انسانی کے قتل کا مرتکب ہوتا ہے تو درحقیقت وہ تمام نسل انسانی کے قتل کی تخم ریزی کر دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے حضرت آدمؑ کے دو بیٹوں کی مثال کو بیان فرمایا ہے کہ کس طرح ایک بھائی نے دوسرے بھائی کو ظالمانہ طور پر قتل کر دیا جس سے باہمی قتل اور فساد کی ریت شروع ہوئی کہ جس کا اختتام شائد خود نسل انسانی کے اختتام کیساتھ ہو۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

من اجل ذٰلک کتبنا علی
بنی اسرائیل انہ من
قتل نفسا بغیر نفس
او فساد فی الارض فکانما
قتل الناس جمیعا ومن
احیاھا فکانما احیا
الناس جمیعا۔
(مائدہ ع ۵)

یعنی اس وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر فرض کر دیا تھا کہ (وہ خیال رکھیں کہ) جو کسی شخص کو بغیر اس کے کہ اس نے قتل کیا ہو یا ملک میں فساد پھیلایا ہو قتل کر دے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا اور جو اسے زندہ کرے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو زندہ کر دیا۔

ایک اور جگہ بنی اسرائیل کی اس خرابی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

واذ اخذنا میثاقکم
لا تسفکون دماءکم
ولا تخرجون انفسکم
من دیارکم ۔۔۔۔۔
فما جزاء من یفعل
ذٰلک منکم الا خزی
فی الحیوۃ الدنیا ویوم
القیٰمۃ یردون الی
اشد العذاب۔

یعنی ہم نے تم سے پختہ عہد لیا تھا کہ (آپس میں) اپنے خون نہ بہاؤ گے اور اپنے آپ کو (یعنی اپنی قوم کے لوگوں کو) اپنے گھروں سے نہ نکالو گے ۔۔۔۔۔

پس تم میں سے جو ایسا کرتے ہیں ان کی سزا اس جہان کی زندگی میں رسوائی اٹھانے کے سوا اور کیا ہے اور وہ قیامت کے دن اس سے بھی سخت عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

گویا شریعت اسلامیہ نے اسلامی حکومت کو قصاص اور ملک میں فسادی عنصر کو ختم کرنے کے علاوہ کسی صورت میں بھی نفس انسانی کے قتل کی اجازت نہیں دی اور بتایا کہ ظالم اور قاتل فرد یا قوم اس دنیا میں بھی بالآخر ذلت و ادبار سے ہمکنار ہوتی ہے اور اخروی زندگی میں وہ شدید ترین عذاب کی مستحق ہوگی۔ گویا انسانی خون سے ناحق طور پر اپنے ہاتھ کو رنگنا بہت بڑی لعنت اور عذاب کا موجب ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے افراد کے متعلق دہشتناک الفاظ میں فرماتا ہے:-

ومن یقتل مؤمنا متعمدا
فجزاؤہ جھنم خالدا
فیھا وغضب اللہ علیہ
ولعنہ واعد لہ
عذابا عظیما۔
(نساء ع ۱۳)

یعنی جو شخص کسی مومن کو دانستہ قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم ہوگا۔ وہ اس میں دیر تک رہتا چلا جائے گا اور اللہ اس سے ناراض ہوگا اور اس پر لعنت کرے گا اور اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار کرے گا۔

غرض اسلام نے انسانی جان کو بہت ہی قابل احترام قرار دیا ہے اور کسی فرد کو بلاوجہ اور دانستہ اس کے ضیاع کو جائز قرار نہیں دیا۔ بلکہ بہت بڑا جرم قرار دیا گیا ہے اور صرف حکومت وقت کو قیام امن۔ قصاص اور دفاعی اغراض وغیرہ کے تحت اس کی اجازت دی گئی ہے۔

قرآن کریم کی ان تعلیمات کی روشنی میں ہمارے پیارے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر اپنے آخری اور تاریخی خطبہ میں مسلمانوں کی جان و مال کی حرمت کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا

ایھا الناس ان دماءکم
واموالکم حرام علیکم
الی ان تلقوا ربکم کحرمۃ
یومکم ھذا فی شھرکم
ھذا فی بلدکم ھذا

یعنی اے لوگو! تمہارے خون اور تمہارے مال قیامت تک کیلئے حرام ہیں جیسے کہ یہ دن اس مہینہ میں اس شہر میں تمہارے لئے حرام یعنی قابل احترام ہے

پھر خاص طور پر قتل و غارت کی ممانعت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

فلا ترجعن بعدی کفارا
یضرب بعضکم رقاب
بعض۔

یعنی اے مسلمانو! میرے بعد کافر نہ بن جانا اس وجہ سے کہ تم ایک دوسرے کے قتل کے در پے ہو جاؤ۔

گویا مسلمانوں کی باہمی گردن زدنی ان کے کفر اور بے دینی کا فعل ہے اسلئے اگر وہ اپنے دین اور مذہب پر قائم رہنا چاہتے ہیں تو ان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ انسانی خون کو جس کو اللہ تعالیٰ نے قابل احترام قرار دیا ہے ناحق طور پر نہ بہائیں۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک خطرناک بیماری — تکبّر

(مکرم محمد حمید الحق صاحب گنج مغل پورہ لاہور)

تکبر کے معنی ہیں بڑائی چاہنا یا اپنے آپ کو بڑا خیال کرنا ہے۔ تکبر نہ صرف خدا تعالیٰ کو ناپسند ہے بلکہ متکبر دنیا میں بھی ذلیل و خوار ہوتا ہے اور وہ عزت جس کے لئے وہ کوشش کرتا ہے حاصل نہیں کر سکتا وہ بڑائی کے زعم میں نہ تو کسی کی بات سننا چاہتا ہے اور نہ ہی کسی سے وہ بات کرنے میں خوش ہوتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگ اس سے نفرت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تکبر اور غرور کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"پس دعا کرو اور اپنے نفس پر غرور مت کرو۔ اللہ تعالیٰ پر توکل کرو جو کچھ برکت حاصل ہے اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہی حاصل ہے۔"

پھر فرماتے ہیں۔

"تکبر بہت خطرناک بیماری ہے جس انسان میں یہ پیدا ہو جاوے اس کے لئے روحانی موت ہے۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ بیماری قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ متکبر شیطان کا بھائی ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ تکبر ہی نے شیطان کو ذلیل و خوار کیا۔ اس لئے مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی، فروتنی اس میں پائی جائے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم ص ۴۳۷)

تکبر کی مختلف اقسام کا ذکر کرتے ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دے دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کرے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزا سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبر ہے اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کر دے اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے ایک مدت دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھا ہے۔ سو تم اے عزیزو ان تمام باتوں کو یاد رکھو ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو۔ ۔ ۔ ۔ کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ۔ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو۔ اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو"

(نزول المسیح ص ۲۴-۲۵)

"تکبر کئی قسم کا ہوتا ہے کبھی یہ آنکھ سے نکلتا ہے جب کہ دوسرے کو گھور کر دیکھتا ہے تو اس کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ وہ دوسرے کو حقیر سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔ کبھی زبان سے نکلتا ہے اور کبھی ہاتھ پاؤں سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ غرض تکبر کے کئی چشمے ہیں اور مومن کو چاہیئے کہ ان تمام چشموں سے بچتا رہے اور اس کا کوئی عضو ایسا نہ ہو جس سے تکبر کی بو آوے اور وہ تکبر کو ظاہر کرنے والا ہو۔"

(ملفوظات جلد ششم ص ۴۰۱-۴۰۲)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم کو غرور اور تکبر سے دور رہنے کی توفیق دے اور وہ ہم سے خوش ہو کر ہم سے محبت کرنے لگے اور اس طرح ہم سب آپس میں بھائی بھائی بن جائیں۔

آمین

وقف جدید کا چندہ دینے سے کوئی احمدی محروم نہیں رہنا چاہیئے

وقف جدید کی تحریک حضرت المصلح الموعودؓ کی آخری اور جماعتی تنظیم و برکات کے لئے ایک بنیادی تحریک کی حیثیت رکھتی ہے حضور نے اس کا ادنیٰ ترین معیار چھ روپے سالانہ صرف اس لئے مقرر فرمایا تا کہ کوئی بچہ بوڑھا مرد یا عورت اس سے محروم نہ رہے اور تمام افراد کو بلا امتیاز عمر اس میں شامل کرنے کا مقصد یہی ہے کہ ہر فرد تربیت کی بنیادی منزلوں میں برابر کا شریک ہو اور وہ بوجھ جو جماعت کو اپنی ذمہ داریوں کے سلسلہ میں اٹھانا ہے وقف جدید ہر شخص کو اس کے لئے تیار کرے۔

پس احباب کا فرض ہے کہ سلسلے کی اس بنیادی تحریک کو کسی پہلو سے کمزور نہ ہونے دیں بلکہ ہر رنگ میں اس کو مضبوط بنانے کی کوشش کریں اور اس کا طریق یہی ہے کہ ہر بچہ بوڑھا مرد اور عورت اس میں شریک ہو۔ اور اگر اقتصادی مجبوری ہو تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق بچوں کے گروپ بنا دیئے جاویں اور بحیثیت گروپ اس میں شامل ہو جائیں

ناظم مال

وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

وقف عارضی میں زیادہ سے زیادہ خواتین حصہ لیں

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عورتوں کو بھی وقف عارضی میں حصہ لینے کی سعادت کا موقع عطا فرمایا ہے ہر وہ عورت جو دین کی خدمت میں حصہ لینا چاہتی ہے وہ دو سے چھ ہفتے تک وقف کر سکتی ہے صرف اس استثنا سے کہ عورتوں کو ان کے ہی شہر میں قرآن مجید کی تعلیم کے لئے مقرر کیا جائے گا۔ اگر ایک بھاری تعداد مستورات کی اس میں حصہ لے تو علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اطاعت کی سعادت حاصل کرنے اور آپ کی دعا کو جذب کرنے کے وہ اپنی عورتوں اور بچیوں کو جنہوں نے ابھی تک ناظرہ قرآن مجید یا ترجمہ نہیں پڑھا فائدہ پہنچا سکتی ہیں۔

لجنات اماء اللہ مستورات پر وقف عارضی کی اہمیت واضح کریں اور کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ بہنیں اپنے اوقات قرآن مجید پڑھانے کے لئے وقف کریں۔ اپنی درخواستیں مکرم جناب ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) کے نام آنی چاہئیں۔

ہمارا زمانہ آخری زمانہ ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے"

اسی طرح حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"ہمارے زمانہ کو خدا اور اس کے رسول نے آخری زمانہ قرار دیا ہے اس لئے ہماری قربانیاں بھی آخری (انتہائی) ہونی چاہئیں۔ ہمیں خدا تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کے لئے چنا ہے۔ ۔ ۔ ہمیں دنیا سے ممتاز اور علیحدہ رنگ میں رنگین ہونا چاہیئے"

لہٰذا احباب سے گزارش ہے کہ وہ تحریک جدید کی تمام مالی تحریکات اشاعت اسلام و تراجم قرآن کریم وغیرہ کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانی پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق بخشے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتیجہ امتحان بی ایس سی/بی اے تعلیم الاسلام کالج ربوہ

امسال ہمارے کالج سے بی ایس سی گروپ کے ۲۰ اور بی اے گروپ کے ۳۱ کل ۵۱ طلباء پنجاب یونیورسٹی کے امتحان میں شامل ہوئے جن کا نتیجہ درج ذیل ہے۔

بی ایس سی/بی اے کا یہ نتیجہ امسال بفضلہ تعالیٰ علی الترتیب ۷۰ اور ۱ر۷۴ رہا ہے جبکہ یونیورسٹی کے نتیجہ کی اوسط علی الترتیب ۵۴ اور ۱ر۴۱ فی صد رہی۔

ادارہ کالج اپنے پاس ہونے والے طلباء اور ان کے والدین کی خدمت میں تہِ دل سے ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے ہماری دعا ہے کہ مولا کریم پاس ہونے والے تمام طلباء کو یہ کامیابی ان کی آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت فرمائے اور اس وقت جب کہ وہ عملی دنیا میں قدم رکھ رہے ہیں انہیں ہر جگہ کامیابی عطا فرمائے اور وہ کالج ہذا کی نیک نامی کا موجب ہوں۔ آمین

(پرنسپل)

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۲۶۶۸	مبشر احمد خان	۳۲۹
۲۶۶۹	قمر احمد	۳۵۶
۲۶۷۱	مرزا افتخار احمد	کمپارٹمنٹ حساب (جنرل) کیمسٹری (اڈیشنل)
۲۶۷۲	مبارک احمد	" حساب (جنرل)
۲۶۷۳	رشید احمد	" کیمسٹری (اڈیشنل) اسلامیات (آپشنل)
۲۶۷۴	عزیز الحق	" کیمسٹری
۲۶۷۵	محمد اشرف	۳۹۴
۲۶۷۶	محمد اشفاق	۳۳۱
۲۶۷۷	محمد ادریس	۳۷۴
۲۶۷۸	ذکاء اللہ	۳۷۸
۲۶۷۹	راجہ ناصر احمد	۴۰۴
۲۶۸۱	منصور احمد	۳۱۵
۲۶۸۲	انور علی	۳۳۴
۲۶۸۳	محمد صادق	کمپارٹمنٹ فزکس کیمسٹری، حساب (اڈیشنل)
۲۶۸۴	فضل عباس	۳۱۵
۲۶۸۵	پرویز احمد	۳۹۷
۲۶۸۶	نذر محمد	۳۶۲
۲۶۸۷	نصیر احمد	کمپارٹمنٹ فزکس کیمسٹری حساب (اڈیشنل) فارسی کلاسیکل (آپشنل)
۲۶۸۸	مظفر احمد (کالج میں اوّل)	۴۲۶
۲۶۸۹	تنویر احمد	۳۶۵
۲۵۳۹۵	منصور احمد ملک	۳۴۲
۲۵۳۹۶	محمود خان	۳۱۷
۲۵۳۹۷	مظفر احمد	کمپارٹمنٹ۔ انگریزی۔ سیاسیات۔
۲۵۳۹۸	انوار الحسن	کمپارٹمنٹ انگریزی
۲۵۳۹۹	غلام سرور	کمپارٹمنٹ انگریزی
۲۵۴۰۱	محمد اکرم	۳۵۸
۲۵۴۰۲	محمد نواز	۳۱۵
۲۵۴۰۳	عبد الحمید	۲۸۸
۲۵۴۰۴	سعید احمد چیمہ	۳۲۷
۲۵۴۰۵	محمد لطیف	۳۰۱
۲۵۴۰۶	عبد المالک	۳۶۷
۲۵۴۰۷	بشیر الدین شمس	۳۷۰
۲۵۴۰۸	فضل احمد شاہد	۴۰۲
۲۵۴۰۹	مرزا صلاح الدین	۴۰۲
۲۵۴۱۰	محمد اشرف طاہر	۳۱۵
۲۵۴۱۱	مسعود احمد خالد	کمپارٹمنٹ انگریزی
۲۵۴۱۲	محمود احمد مرزا	۳۳۰
۲۵۴۱۳	محمد بشیر	۳۴۳
۲۵۴۱۴	نوشیر علی اسد	۳۶۱
۲۵۴۱۵	بشارت علی	کمپارٹمنٹ انگریزی و سیاسیات
۲۵۴۱۶	افتخار حسین	۳۴۳
۲۵۴۱۷	عبد البصیر الحی	R.L. (انشاء اللہ فرسٹ ڈویژن آنے کی قوی امید ہے)
۲۵۴۱۸	مجیب احمد طاہر	۲۷۵
۲۵۴۱۹	بشیر احمد جنجوعہ	R.L.
۲۵۴۲۰	لطیف احمد تمیم	۴۰۸
۲۵۴۲۱	بشارت احمد	۳۱۵
۲۵۴۲۲	نصیر الحق	کمپارٹمنٹ انگریزی
۲۵۴۲۳	بشارت احمد	۳۲۹
۲۵۴۲۴	کریم الدین	۳۸۵
۲۵۴۲۵	مرزا مسرور احمد	کمپارٹمنٹ سیاسیات
۲۵۴۲۶	الطاف احمد	کمپارٹمنٹ انگریزی

خدام الاحمدیہ کے ہر ممبر کو قرآن کریم کا ترجمہ آنا چاہیئے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآنی تعلیم کو سمجھیں اور اس کو اپنے دلوں اور دماغوں میں پوری مضبوطی سے قائم کر لیں۔ میں نے کہا تھا کہ ہر احمدی نوجوان کا یہ فرض ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہو۔ اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآن کریم میں کیا لکھا ہے۔ اور خدا ہم سے کن باتوں کا مطالبہ کرتا ہے ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد ایسا نہ رہے کہ بچہ نہ جوان نہ بوڑھا جسے قرآن کریم کا ترجمہ نہ آتا ہو"

خدام الاحمدیہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد کو ہمیشہ مدنظر رکھیں خود بھی قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر سیکھنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اور جماعت کے دوسرے افراد کو بھی قرآن کریم پڑھائیں ناظرہ بھی پڑھائیں۔ ترجمہ بھی پڑھائیں اور تفسیر بھی پڑھائیں اور کام اس طرح منظم طور پر کریں کہ حضور کا یہ منشاء پورا ہو جائے کہ جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہے جو قرآن کریم باترجمہ نہ جانتا ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان دار القضاء

محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ بیوہ موبے خان صاحب مرحوم ساکن محلہ دار الیمن شرقی ربوہ نے اطلاع دی ہے کہ میرے نام پلاٹ ۱/۱۵ رقبہ دس مرلے واقع محلہ دار الیمن شرقی ربوہ الاٹ ہے۔ یہ پلاٹ میں نے اپنے خاوند مرحوم کی رقم سے خرید کیا تھا۔ میرے پانچ بچے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:

۱۔ جمیل احمد ۲۔ نصیر احمد ۳۔ طفیل احمد ۴۔ شبیر احمد پسران ۵۔ امتہ الرافع دختر

مذکورہ پلاٹ میں اپنے ان پانچ بچوں کے نام منتقل کروانا چاہتی ہوں۔

لہذا استدعا ہے کہ مذکورہ پلاٹ میرے ان بچوں کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

-1. JAN. 197
10. JAN. 1972

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیڈر بنانا خدا کا کام ہے خدا جسے چاہتا ہے اسے لیڈر بنا دیتا ہے

جو لوگ خدمتِ خلق کو اپنا مقصود بناتے ہیں وہی ہر قسم کی عزت کے مستحق ہوتے ہیں۔

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"یہ جو بعض لوگوں کے دلوں میں خیال پایا جاتا ہے کہ کاش ہم کسی طرح لیڈر بن جائیں، یہ بیہودہ خیال ہوتا ہے۔ لیڈر بنانا خدا کا کام ہے اور جس کو خدا لیڈر بنانا چاہتا ہے اسے پکڑ کر بنا دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب میں تحریر فرمایا ہے کہ

"میں پوشیدگی کے حجرہ میں تھا اور کوئی مجھے نہیں جانتا تھا اور نہ مجھے یہ خواہش تھی کہ کوئی مجھے شناخت کرے۔ اس نے گوشۂ تنہائی سے مجھے جبراً نکالا۔ میں نے چاہا کہ میں پوشیدہ رہوں۔ اور پوشیدہ مروں مگر اس نے کہا کہ میں تجھے تمام دنیا میں عزت کے ساتھ شہرت دوں گا"

(حقیقۃ الوحی ص ۱۴۹)

پھر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو ہم نے دیکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں آپ ہمیشہ پیچھے ہٹ کر بیٹھا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آپ پر نظر پڑتی تو آپؑ فرماتے مولوی صاحب! آگے آئیں اور آپ ذرا کھسک کر آگے ہو جاتے پھر دیکھتے تو فرماتے مولوی صاحب اور آگے آئیں اور پھر آپ ذرا اور آگے آجاتے خود میرا بھی یہی حال تھا۔ جب حضرت خلیفہ اولؓ کی وفات کا وقت قریب آیا اس وقت میں نے یہ دیکھ کر کہ خلافت کے لئے بعض لوگ میرا نام لیتے ہیں اور بعض اس کے خلاف ہیں یہ ارادہ کر لیا تھا کہ قادیان چھوڑ کر چلا جاؤں۔ تا جو فیصلہ ہونا ہو میرے بعد ہو مگر حالات ایسے پیدا ہو گئے کہ میں نہ جا سکا۔ پھر جب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہو گئی تو اس وقت میں نے اپنے دوستوں کو اس بات پر تیار کر لیا کہ اگر اس بات پر اختلاف ہو کہ خلیفہ کس جماعت میں سے ہو تو ہم ان لوگوں میں سے (جو اب غیر مبائع ہیں) کسی کے ہاتھ پر بیعت کر لیں۔ اور پھر میرے اصرار پر میرے تمام رشتہ داروں نے فیصلہ کیا کہ اگر وہ اس امر کو تسلیم کر لیں تو اوّل تو عام رائے لی جائے اور اگر اس سے وہ اختلاف کریں تو کسی ایسے آدمی پر اتفاق کر لیا جائے جو دونوں فریق کے نزدیک بے تعلق ہو اور اگر وہ یہ بھی قبول نہ کریں تو ان لوگوں میں سے کسی کے ہاتھ پر بیعت کر لی جائے اور میں یہ فیصلہ کر کے خوش تھا کہ اب اختلاف سے جماعت محفوظ رہے گی۔۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے دھکا دے کر مجھے آگے کر دیا۔ تو اللہ تعالیٰ جس کو بڑا بنانا چاہے۔ وہ دنیا کے کسی کونہ میں پوشیدہ ہو۔ خدا تعالیٰ اس کو نکال کر آگے لے آتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی نظر سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ اس کے لئے میں حضرت لقمان والی مثال دیتا ہوں۔ حضرت لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں

یٰبُنَیَّ اِنَّھَآ اِنْ تَکُ مِثْقَالَ
حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ
صَخْرَۃٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی
الْاَرْضِ یَاْتِ بِھَا اللّٰہُ (لقمان ع ۲)

اے میرے بیٹے اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی کوئی چیز ہو اور وہ کسی پتھر میں پوشیدہ ہو یا آسمانوں اور زمین میں ہو۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو نکال کر لے آئے گا اس کے معنے یہی ہیں کہ اگر تمہارے دل میں ایمان ہو تو خدا تعالیٰ تمہیں خود اس کام پر مقرر کرے گا جس کے تم اہل ہو تمہیں خود کسی عہدہ کی خواہش نہیں کرنی چاہیئے۔ وہ لوگ جو خدمتِ خلق کو اپنا مقصود قرار دیتے ہیں وہی ہر قسم کی عزت کے مستحق ہیں۔ پھر اگر خدا تعالیٰ نے تمہیں خود مخدوم بنانا چاہے تو ساری دنیا مل کر بھی اس میں روک نہیں بن سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو خدا تعالیٰ کے مسیح اور مامور تھے اور پھر ایسے مامور تھے جن کی تمام انبیاء نے خبر دی۔ ان کا ذکر تو بڑی بات ہے میں اپنے متعلق ہی شروع سے دیکھتا ہوں کہ مخالفتیں ہوتی ہیں اور اتنی شدید ہوتی ہیں کہ ہر دفعہ لوگ یہ سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ اب کی دفعہ یہ مخالفانہ ہوائیں سب کچھ اڑا کر لے جائیں گی مگر پھر وہ اس طرح بیٹھ جاتی ہیں جس طرح جھاگ بیٹھ جاتی ہے تو جس کو اللہ تعالیٰ قائم کرنا چاہے اس کو کوئی مٹا نہیں سکتا۔"

(مشعل راہ ص ۱۹-۳۰)

موجودہ بحران پر قابو پانے کیلئے قومی اتحاد کی ضرورت ہے

حیدر آباد میں طلباء سے صدر بھٹو کا خطاب

حیدر آباد ۱۰ر جنوری۔ صدر پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے ایک بار پھر قومی اتحاد کی ضرورت پر زور دیا ہے آپ نے آج سندھ یونیورسٹی کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک کو اس وقت جو بحران درپیش ہے اسے ختم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر قسم کے تعصبات کو ختم کر دیا جائے، تمام فرقے اور جماعتیں قومی اتحاد کی لڑی میں منسلک ہو کر اپنے اختلافات کو ختم کر دیں آپ نے طلباء کو نصیحت کی کہ انہیں اپنی تمام صلاحیتوں کو اپنے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے پر صرف کرنا چاہیئے تا کہ وہ مستقبل میں بہتر رنگ میں ملک کی خدمت کر سکیں آپ نے کہا ہمیں صوبائی تعصبات کو ختم کر کے اپنے آپ کو پاکستانی سمجھنا چاہیئے اور ملک کے اجتماعی مفاد کو بہر حال مقدم رکھنا چاہیئے۔

برطانیہ کا بحری تربیتی مشن لیبیا سے واپس چلا جائے گا

لندن ۱۰ر جنوری۔ برطانیہ کی حکومت نے اپنا بحری تربیتی مشن لیبیا سے واپس بلانے پر رضامندی کا اظہار کر دیا ہے۔ یہ مشن آج سے بیس برس قبل ایک سمجھوتہ کے تحت لیبیا میں مقیم تھا اس میں قریباً پچاس برطانوی افسران اور اتنی ہی تعداد میں ان کی زیر کفالت افراد شامل تھے۔ واضح رہے کہ لیبیا کی حکومت نے برطانیہ سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ اپنے اس بحری تربیتی مشن کو واپس بلا لے۔

اقوام متحدہ کے نئے سیکرٹری جنرل نے کام شروع کر دیا

اقوام متحدہ ۱۰ر جنوری۔ اقوام متحدہ کے نئے سیکرٹری جنرل مسٹر کرٹ والڈ ہائم نے آج سے کام شروع کر دیا ہے آپ نے سب سے پہلے امریکی نمائندہ مسٹر جارج بش سے ملاقات کی۔ آپ نے ایک بیان میں کہا کہ میری پوری کوشش یہ ہو گی کہ اقوام متحدہ کے گرتے ہوئے وقار کو بحال کیا جائے تا کہ وہ امن عالم کے قیام میں اہم کردار ادا کر سکے۔

محکمہ اوقاف اور حج کمیٹیوں کی از سر نو تشکیل کی جائے گی

لاہور ۱۰ر جنوری۔ اطلاعات۔ اوقاف اور حج کے صدارتی مشیر مولانا کوثر نیازی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ حکومت محکمہ اوقاف اور حج کمیٹیوں کی از سر نو تشکیل پر سنجیدگی کے ساتھ غور کر رہی ہے تا کہ انہیں زیادہ سے زیادہ مفید بنایا جا سکے آپ نے کہا امید ہے کہ اگلے سال حج پر جانے کی پابندیوں کو نرم کر دیا جائے گا تا کہ عازمین حج زیادہ تعداد میں جا سکیں آپ نے بتایا کہ اس سال چودہ ہزار پاکستانی حج کے لئے جا رہے ہیں جن میں دو ہزار مشرقی پاکستانی بھی شامل ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے بتایا کہ نیشنل پریس ٹرسٹ کو توڑنے اور صحافیوں کی مشکلات کو دور کرنے اور انہیں مزید مراعات دینے کے مسائل پر غور کیا جا رہا ہے۔

درخواست دعا

خاکسار کی بچی ۱۹ نومبر سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(عبدالعزیز شاہد مربی سلسلہ احمدیہ میانوالی)

نور کاجل
ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ
مردوں اور عورتوں سب کے لئے یکساں مفید ہے
قیمت سوا روپیہ
۵۲۰۹
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۰۵